



بے چین بہت پھرنا گھبرائے ہوئے رہنا

- منشور ار منظوم کلام سے متعلق اشارات اور اہم نکات سن کر ان کے فہم کا تجزیہ کر سکیں اور اپنے علم کی روشنی میں رائے دے سکیں
- اصناف نظم کے محاسن (تلمیح، رعایت لفظی، صنعت مرآۃ النظر، صنعت حسن تعلیل، صنعت مبالغہ، صنعت تکرار) کو شناخت کر سکیں۔
- نظم و نثر کے متن کے فہم کا اظہار کرتے ہوئے ذاتی اور معاشرتی زندگی سے تعلق قائم کر سکیں۔
- ڈیکٹیل لائبریری، لائبریری کی درجہ بندی اور فہرست کی ترتیب کو سمجھتے ہوئے اس کا استعمال کر سکیں۔
- نظم و نثر کو فہم کے ساتھ پڑھ کر مصنف / شاعر کی تکنیک، مقصد اور اسلوب پر مبنی سوالات کے جواب دے سکیں۔
- عمدہ سامع کے طور پر مصرعون، شعروں، نظموں، گیتوں وغیرہ کے تلفظ، آہنگ، لحن، لے، اور ادائی سے شعوری طور پر لطف اندوز ہوتے ہوئے اس پر اپنی رائے دے سکیں۔

بے چین بہت پھرنا گھبرائے ہوئے رہنا

اک آگ سی جذبوں کی دھکائے ہوئے رہنا

چھلکائے ہوئے چلنا خوشبو لب لعلیں کی

اک باغ سا ساتھ اپنے مہکائے ہوئے رہنا

اس حسن کا شیوہ ہے جب عشق نظر آئے

پردے میں چلے جانا شرمائے ہوئے رہنا

اک شام سی کر رکھنا کاجل کے کرشمے سے

اک چاند سا آنکھوں میں چمکائے ہوئے رہنا

عادت ہی بنالی ہے تم نے تو منیر لہنی

جس شہر میں بھی رہنا آتائے ہوئے رہنا

(چھ رنگیں دروازے)

منیر نیازی متحدہ ہندوستان ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ مکمل نام منیر احمد نیازی تھا۔ ابتدائی تعلیم خان پور میں حاصل کی۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان تشریف لائے اور پنجاب کے ضلع ساہیوال میں سکونت اختیار کی اور میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ بہاولپور کے ایک کالج سے ایف اے کرنے کے بعد لاہور آگئے اور دیال سنگھ کالج سے بی اے کیا۔ ۱۹۳۹ء میں ہی انھوں نے ساہیوال سے ہفت رنگ کے نام سے ایک ہفتہ وار رسالے کا آغاز کر دیا تھا۔ انھوں نے قلمی نغے بھی لکھے جیسے اک بے وفا کا شہر ہے اور ہم سے دوستو!

منیر نیازی نے پنجابی اور اردو دونوں زبانوں میں لکھا اور بھرپور لکھا۔ ان کا کلام اپنی اثر آفرینی کے لحاظ سے بے مثال ہے۔ وہ عام فہم زبان اور سادہ لفظوں میں مہارت کے ساتھ باریک خیالات چابک دستی سے پیش کر رہے ہیں۔ ان کی پنجابی شاعری بڑے سے یوں لگتا ہے کہ کوئی ماہر زبان دان بول رہا ہے اور اردو بڑے سے تو لگتا ہے کہ کوئی اہل زبان محو گفتگو ہے۔ ان کی پنجابی شاعری کے مجموعوں میں سفر دی رات، چار چپ چیزاں، اور استاد سن والے تارے اہم ہیں۔ اردو مجموعوں میں تیز ہوا اور تنہا پھول، جنگل میں دھنک، دشمنوں کے درمیان شام، ماہ منیر، کلیات منیر اور ایک لمحہ تیز سفر کا شامل ہیں۔

منیر نیازی ایک صاحب طرز شاعر سمجھے جاتے ہیں۔ انھوں نے لہجے، ترنم، روانی اور لفظوں کے انتخاب میں اپنی مہارت کو ثابت کیا۔ حکومت پاکستان نے ان کی خدمات کے عوض انھیں پرائیڈ آف پرفارمنس (۱۹۹۲ء) اور ستارہ امتیاز (۲۰۰۵ء) کے اعزازات سے نوازا۔ دسے کی بیماری میں مبتلا ہونے کے بعد ۲۰۰۶ء کو لاہور میں وفات پائی۔ پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر لاہور نے ان کی چھپا سوس سالگرہ کے موقع پر ایک کتاب ”منیر نیازی کی باتیں، یادیں“ شائع کر کے انھیں خراج تحسین پیش کیا۔

مشق



۱۔ مناسب ترین جواب کی نشان دہی کریں۔

الف۔ غزل کے معنی ہیں:

(الف) چھلا تلکیں لگانا (ب) شور مچانا (ج) عورتوں سے باتیں کرنا (د) بہرن کی چال چلنا

ب۔ لب لعلیں قواعد کی زد سے ہے۔

(الف) مرکب اضافی (ب) مرکب توصیفی (ج) مرکب مطفی (د) مرکب جاری

ج۔ مطلع اور مقطع ہیں:

(الف) پہلا اور آخری شعر (ب) پہلا اور دوسرا شعر (ج) پہلا اور تیسرا شعر (د) تیسرا اور آخری شعر

د۔ افسانہ فنی طور پر قدرے قریب ہوتا ہے:

(الف) سفر نامہ کے (ب) ڈرامہ کے (ج) کہانی کے (د) مضمون کے

اک شام سی کر رکھنا۔۔ میں استعمال ہے:

(الف) استعارے کا (ب) تشبیہ کا (ج) تلمیح کا (د) مجاز مرسل کا

۲۔ شاعر کی تکنیک، مقصد اور اسلوب پر مبنی درج ذیل کے جوابات لکھیں۔

الف۔ اک چاند سا آنکھوں میں چمکائے ہوئے رہنا کی وضاحت کریں اور فنی خوبیاں لکھیں۔

ب۔ غزل کے مطلع اور مقطع میں کیا مماثلت (بہ لحاظ مفہوم) پائی جا رہی ہے؟

ج۔ غزل میں ہماری معاشرتی زندگی کے کس پہلو کا عکس نظر آتا ہے؟

د۔ غزل کے ادبی محاسن سامنے رکھتے ہوئے منیر نیازی کے طرز تحریر پر تبصرہ کریں؟

ر۔ جزئیات نگاری سے کیا مراد ہے اپنے جواب کی وضاحت مثال دے کر کریں۔

س۔ شاعر نے اپنی اس غزل کے مطلع اور مقطع میں بتایا ہے کہ جب انسان کے دل میں جذبات کا لاڈور وشن ہو جاتا ہے تو اس کی بے چینی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور جن اس کے انہی جذبات و احساسات کو کسی بھی سطح پر اہمیت نہیں ملتی تو اس کی مایوسی میں اضافہ کر دیتی ہے جو رفتہ رفتہ مستقل اکٹاہٹ اور بے زاری کا باعث بن جاتی ہے۔

ان موضوعات کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے تنذکرہ بالا اشارات اور اہم نکات کے فہم کا تجزیہ کریں اور اپنے علم کی روشنی میں رائے دیں۔

۴۔ منیر نیازی کی اس غزل کے مطلع اور مقطع کے بیان کیے گئے درج بالا اشارات اور اہم نکات کا اظہار کرتے ہوئے ان موضوعات کا تعلق ذاتی اور معاشرتی زندگی کے ساتھ قائم کرنے کی کوشش کریں۔

۵۔ پاکستان کی معروف غزل گائیکہ فریدہ خانم نے اس غزل کو ترنم سے گایا ہے۔ استاد محترم / استانی صاحبہ کے موبائل فون سے، منیر نیازی کی یہ غزل ڈاؤن لوڈ کریں اور کالج کے ملٹی میڈیا پر تمام طلبہ اسے بہ غور سنیں اور عمدہ سامع کے طور پر مصرعوں، شعروں وغیرہ کے تلفظ، آہنگ، لحن، لے، اور ادائی سے شعری طور پر لطف اندوز ہوں اور بعد میں اپنی رائے کا اظہار بھی کریں۔

۵۔ اصنافِ نظم کے محاسن کا تصور اور شناخت۔

i۔ صنعتِ تلمیح:

تلمیح کے لغوی معنی ہیں اشارہ کرنا۔ کلام میں قرآنی آیت، حدیثِ مبارکہ یا کسی تاریخی، مذہبی واقعے کی طرف اشارہ کرنا تلمیح کہلاتا ہے۔

چشمِ اقوام ، یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ رفعتاً لکت و نکت دیکھے

ii۔ صنعتِ تکرار:

کلام میں لفظ یا الفاظ کو تکرار کے ساتھ استعمال کرنا یعنی اشعار میں ایک لفظ یا الفاظ کو بار بار استعمال کرنا صنعتِ تکرار کہلاتا ہے۔ مثلاً:

پتھر کو گوہر کہہ کہہ کر
بد کو بہتر کہہ کہہ کر
ہم نے ماحول بگاڑا ہے
رہزن کو رہبر کہہ کہہ کر

شاعر نے ان اشعار میں لفظ ”کہہ“ کو تکرار کے ساتھ استعمال کر کے ایک حسن پیدا کیا ہے جسے صنعتِ تکرار کہیں گے۔ اسی طرح

آدی آدی سے ملتا ہے
دل مگر کم کسی سے ملتا ہے

iii- صنعتِ مرآۃ النظیر

کلام میں ایسے متعدد الفاظ لے کر آنا جن کی آپس میں کوئی نہ کوئی نسبت ہو لیکن وہ باہم متضاد نہ ہوں صنعتِ مرآۃ النظیر کہلاتا ہے۔ مثلاً:

ہو مرا ریشہ امید وہ فخل سر سبز
جس کی ہر شاخ میں ہو پھول ہر پھول میں ہو پھل

اس مثال میں فخل، سر سبز، پھول، شاخ اور پھل ایک ہی نسبت کے الفاظ ہیں۔ اسی طرح:

iv- رعایتِ لفظی: کسی لفظ کو اس طرح استعمال کرنا کہ اس کے دو معنی نکلیں۔ ایک معنی تو موقع محل کے مطابق ہو اور سننے والے کا ذہن بھی اس طرف جائے لیکن ذرا غور کرنے پر اس سے دوسرے معنی نکلیں۔

لام لتعلیق کا ہے اس بت خوش خط کی زلف
ہم تو کافر ہوں اگر بندے نہ ہوں اس لام کے
اس کے رخسار دیکھ جیتا ہوں
عارضی میری زندگانی ہے

v- صنعتِ مبالغہ:

مبالغہ کے لئے ہے، حد سے بڑھنا، شعری اصطلاح میں مبالغہ اس سند کا نام ہے جس کے ذریعے کسی شے یا شخص کی بعید قیاس (نا قابل یقین حد تک بڑھا چڑھا کر) تعریف یا مذمت کی جائے:

کل رات ہجر یاد میں رویا۔ میں اس قدر
چوتھے فلک پہ پہنچا تھا پانی، کمر، کمر

vi- صنعتِ حسنِ تعلیل:

کلام میں کسی بات یا چیز کی علت (وجہ یا سبب) بیان کرنا جو درحقیقت علت نہ ہو۔ شاعری میں حسنِ تعلیل دراصل وہ صفت ہے جس میں شاعر ایسی چیز کو کسی چیز کی علت فرض کرتا ہے جو دراصل اس کی علت نہیں ہوتی۔ مثلاً:

کون سی ہے وہ مصیبت مجھ پہ جو ٹوٹی نہیں
رات دن گردش میں ہفت آسمان میرے لیے

سجدہ شکر میں ہے شاخ ثمر دار ہر اک
دیکھ کر باغ جہاں میں کرم عزوجل

۶۔ درج ذیل اشعار میں سے صنعت تلخیص، صنعت تکرار، صنعت مراعاة النظر اور صنعت مبالغہ کی شناخت کریں۔

ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

آدی آدی سے ملتا ہے
دل مگر کم کسی سے ملتا ہے

پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

گرمی کا روز جنگ کی کیوں کر کروں بیاں
ڈر ہے کہ مثل شمع نہ جلنے لگے زباں

سرگرمیاں



- اپنے اپنے موبائل فون سے یا کمپیوٹر کی مدد سے آن لائن جاکر منیر نیازی کی کوئی اور غزل تلاش کر کے لکھیں اور پانچ کے گروہ میں بیٹھ کر اس کے فنی محاسن پر بات چیت کریں۔
- کم از کم تین شاعروں ادیبوں کی تحریروں کا (کتاب سے) تقابلی چارٹ، بنائیں اور گروہ میں بتائیں کہ ادبی تحریریں مختلف ادوار میں معاشرت و ثقافت کی عکاس کیسے ہوتی ہیں۔
- ڈیجیٹل لائبریری کو استعمال کرتے ہوئے منیر نیازی کے تمام شعری مجموعوں کی فہرست مرتب کریں اور ہر شعری مجموعے کے سامنے اس کا سال اشاعت بھی تحریر کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام



- منیر نیازی کے انداز بیان کے حوالے سے طلبہ کی رہنمائی کریں
- مختلف اصناف نظم و نثر کی پہچان کرائیں اور متعلقہ مواد پڑھنے کے لیے حوالہ جات فراہم کریں۔ پھر پڑھے گئے مواد پر سوال و جواب سے جائزہ لیں۔
- تبصرہ نگاری خلاصہ نگاری اور مرکزی خیال لکھنے کے اصول سکھائیں اور عمل کرائیں
- ادبی حوالوں سے تقریر تیار کرنے میں طلبہ کی رہنمائی اور مدد کریں۔